تعليم الصيام

طبع في المطبع الشاهجهاني الواقع
في بلدة بهوبال المحمية
في سنة ١٣٠٥ھ

بادارة الحافظ كرامة الله سلمه الله وعافاه

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اما بعد اس رسالے مین بیان روزہ رکھنے کا کیا جاتا ہے یہ روزہ دوسرا رکن ہے اسلام کا جسطرح کہ لوگ اپنی اولاد کو سات برس کی عمر سے عادت نماز کی ڈالتے ہین اسی طرح بچون کو روزہ بھی رکھواتے ہین اس لیے معلوم کرنا روزے کے طریق کا ہر مسلمان مرد عورت بوڑھے بچے کو ضرور ہے یہ روزہ ماہ شعبان سنہ دو ہجری مین فرض ہوا تہا اسکی فرضیت ویسی ہی ہے جیسے نماز کی جو حکم تارک نماز کا ہے وہی حکم تارک صوم کا ہے بلا تفاوت جبکہ بلا عذر نماز کو عمدا ترک کریگا یا روزہ عمدا نرکہیگا

فضیلت رمضان و صیام

حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے کہ جب رمضان آتا ہے تو دروازے بہشت کے

کہل جاتے ہین اور دروازی جہنم کے بند ہوجاتے ہین شیطانون کو
جکڑ بند کردیا جاتا ہے متفق علیہ بہشت کے آٹھہ دروازی ہین اون مین سے
ایک کا نام ریان ہے روزہ دار اوسی دروازے سے بہشت مین جائینگے
جو کوئی رمضان مین روزہ رکہتا ہے رات کو نماز پڑہتا ہے شب قدر مین
جاگتا ہے اوس کے سارے گناہ اگلے بخشدیے جاتے ہین ہر عمل ابن آدم
کا دس گنا ہوتا ہے مگر روزہ کہ یہ سات سو گنا ہوتا ہے اللہ تعالی نے فرمایا
الا الصوم فانہ لی وانا اجزی بہ یہ حدیث بروایت ابوہریرہ متفق علیہ ہے بدبو
دہن روزہ دار کی اللہ کے نزدیک بوی مشک سے بہی پاکیزہ تر ہوتی ہے
روزہ سپر ہے آتش دوزخ سے روزے مین گالی نہ بکے شور نکرے بلکہ اگر اوسکو
کوئی گالی دے تو کہدے کہ میرا روزہ ہے رمضان مین اللہ ہر رات کچہہ
لوگون کو جہنم سے آزاد کرتا ہے رواہ الترمذی عن ابی ھریرۃ رفعا روزہ و
قرآن بندے کی دن قیامت کے شفاعت کرین گے انکی شفاعت
قبول ہوگی حدیث انس مین آیا ہے اس مہینے مین ایک رات ہے جو
ہزار مہینے سے بہتر ہے جو کوئی اس رات سے محروم رہا وہ سب خیر سے محروم
رہا رواہ ابن ماجۃ اس مہینے مین جو کوئی خصلت خیر کرتا ہے وہ برابر فرض
ادا کرنے کے ہے یعنی اجر مین اور جو کوئی فرض بجالاتا ہے وہ برابر ستر
فرض کے ہے یہ مہینا صبر کا ہے صبر کا ثواب بہشت ہے یہ مہینا مواسات کا

ہی اسمین رزق مومن کا بڑہتا ہے جو کوئی کسیکا روزہ افطار کراتا ہے اوسکی
گناہ بخشدیے جاتے مین اگرچہ ایک گہونٹ دودہ پر یا کہجور پر یا پانی پر افطار
کرای اور جو کوئی کہانا کہلاتا ہے وہ حضرت کے حوض کا پانی پیے گا پہر جنت مین
جانے تک پیاسا نہوگا یہ وہ مہینا ہے کہ اول اسکا رحمت ہے اور اوسط مغفرت
اور آخر آزادگی ہے آگ سے رواہ البیہقی عن سلمان الفارسی حضرت رمضان
مین ہر قیدی چہوڑ دیتے ہر سائل کو دیتے جنت رمضان کے لیے شروع
سال سے سال آئندہ تک طیاری زینت کی کرتی ہے جب پہلا دن
رمضان کا ہوتا ہے تو بہشت کے پتون کی ہوا عرش کے نیچے سے حورعین پر
چلتی ہے وہ کہتے ہین ای رب تو اپنے بندون مین سے ہمکو ایسے خاوند
دی جنسے ہماری آنکہین ٹہنڈی ہون اور اونکی آنکہین ہم سے ٹہنڈی ہون
رواہ البیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

رویت ہلال

حدیث ابن عمر مین فرمایا ہے روزہ نرکھو جبتک کہ ہلال نہ دیکہ لو اور افطار نہ کرو
جب تک کہ ہلال کو نہ دیکہ لو اگر بادل ہو تو اندازہ کر لو گنتی تیس دن کی پوری
کرو متفق علیہ کبہی مہینا تیس دن کا اور کبہی انتیس دن کا ہوتا ہے لیکن رمضان
و ذیحجہ ناقص نہین ہوتے متفق علیہ یعنی ثواب مین ایک دو دن رمضان سے
پہلے روزہ رکہنا نہ چاہیے ہان اگر کسیکو عادت ہو تو وہ رکہ لی شک کے

دن روزہ رکھنا ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نافرمانی کرنا ہے ایک اعرابی کے کہنے پر حضرت نے حکم روزہ رکھنے کا دیا تھا اسی طرح ابن عمر کے ہلال دیکھنے پر رواہ اہل السنن پس جبکہ ایک عدل ہلال کو دیکھ لے تو روزہ رمضان کا واجب ہو جاتا ہے اگر کوئی نہ دیکھے تو شعبان کی گنتی پوری کر کے روزہ رکھے اور تیس روزے پوری کرے جبتک کہ ہلال شوال ظاہر ہو قبل اکمال کے ایک شہر والون نے جب چاند دیکھ لیا تو اب سب شہر والون کو اونکی موافقت کرنا لازم ہے

نیت روزہ

نیت رات سے فجر کے پہلے کرنا چاہیے حفصہ نے رفعا کہا ہے جسنے عزم صوم کا قبل فجر کے نہ کیا اوسکا روزہ نہوا رواہ اہل السنن بہتر یہی ہے کہ ہر رات کو روزہ فردا کی نیت کر لیا کرے اگرچہ ساری رمضان کی ایک ہی بار نیت کرنا بھی نزدیک بعض کے روا ہے اور وصال کرنا صوم مین حرام ہے ابوہریرہ نے رفعا کہا ہے حضرتؐ نے وصال صوم سے منع فرمایا ہے کسی نے کہا آپ تو وصال کرتے ہین فرمایا ایکم مثلی انی ابیت یطعمنی ربی ویسقینی متفق علیہ یعنی کیا تم میری طرح ہو مجھکو تو میرا رب کہلاتا پلاتا ہے۔

افطار مین جلدی کرنا

حدیث سہل مین فرمایا ہے لوگ ہمیشہ خیریت سے رہینگے جبتک کہ افطار مین

جلدی کرینگے متفق علیہ جب رات ادہر سے آئی اور دن نے پیٹھ پھیری اور
سورج ڈوب گیا تو اب روزہ دار افطار کرے متفق علیہ ابوہریرۃ کا لفظ ہے
اللہ نے فرمایا احب عبادی الی اعجلھم فطرا رواہ الترمذی یعنی میں اوس
بندے کو بہت دوست رکہتا ہون جو روزہ کہولنے مین جلدی کرتا ہے روزہ
کا کہور سے افطار کرنا برکت ہے اگر نہ ملے تو پانی سے کہولے کہ یہ طہور ہے
جب تک افطار مین جلدی ہوا کریگی دین غالب رہیگا کیونکہ یہود ونصاری
افطار مین دیر لگاتے ہین

دعای افطار

حضرت جب روزہ کہولتے کہتے ذھب الظمأ وابتلت العروق وثبت الاجر
ان شاء اللہ تعالی رواہ ابو داود عن ابن عمر معاذ بن زہرہ نے کہا حضرت
وقت افطار کے یون کہتے تہے اللھم لک صمت وعلی رزقک افطرت رواہ ابو داود مرسلا

ثواب روزہ کہلوانیکا

زید بن خالد نے رفعا کہا ہے جسنے روزہ دار کو افطار کرایا یا غازی کا سامان
درست کر دیا اوس کو برابر اونکے اجر ملیگا رواہ البیہقی اسکی سند صحیح ہے

سحور کا بیان

انس رفعا کہتے ہین تم سحری کیا کرو سحری کرنے مین برکت ہے متفق علیہ ہماری
اور اہل کتاب کی روزے مین یہی فرق ہے کہ ہم سحر کو کہاتے ہین اور وہ نہین کہاتے

اسکو مسلم نے عمرو بن عاص سے رفعا روایت کیا ہے حضرتؐ نے سحری کا نام غداء مبارک رکہا ہے اور کہجور کو عمدہ سحور مومن کا کہا ہے غرضکہ وقت سحر کے تہوڑا بہت ضرور کچہہ کہا لی ایک دو دانہ تمر ہی سہی تاخیر سحور کی مثل تعجیل افطار کے مندوب و مستحب ہے فرمایا میری امت ہمیشہ خیریت سے رہیگی جبتک کہ سحور مین دیر کریگی حضرتؐ کی نماز اور سحری کے درمیان اتنا فاصلہ ہوتا تہا جتنی دیر مین کوئی پچاس آیتین قرآن کی پڑہے

بیان تنزیہ صوم کا

حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے جسنے ترک نہ کیا قول زور کو اور عمل کرنے کو اوسپر تو اللہ کو کچہہ حاجت اوس کے ترک طعام و شراب مین نہین ہے رواہ البخاری مراد قول زور سے کلام باطل ہے جیسے جہوٹہہ بولنا جہوٹی گواہی دینا کلمہ کفر بکنا افترا کرنا غیبت کرنا بہتان باندہنا تہمت لگانا لعنت کرنا گالی بکنا عمل بالزور سے مراد فواحش کرنا ہے کیونکہ گناہ مین برابر زور کے ہین انسان پر یہ کام کرنا حرام ہے اور انسے بچنا واجب اللہ ایسی روزے کو قبول نہین کرتا روزہ دار کو سوا بہوک پیاس کے کچہہ حاصل نہین ہوتا جسکو حاجت نہانے کی ہو احتلام یا صحبت سے اور فجر ہو جای تو وہ نہا کر روزہ رکہے متفق علیہ عن عائشہ مرفوعا

بیان بطلان صوم کا

جسنے بہولکر کہا لیا یا پی لیا تو وہ اپنا روزہ پورا کری اللہ نے اوسکو کہلایا پلایا
متفق علیہ اوسپر کفارہ و قضا نہین ہے اور جسنے عمدا روزہ توڑ ڈالا وہ کفارہ
دے مثل کفارہ ظہار کی یعنی ایک بردہ آزاد کرے یا دو ماہ لگاتار روزہ رکہے
یا ساٹھ مسکینون کو کہلاوے بعض نے کہا ہے کہ یہ کفارہ فقط جماع سے لازم آتا
ہے نہ کسی اور سبب سے اس لیے کہ اوس شخص نے جسکو اس کفارہ کا حضرتؐ نے حکم دیا تہا
دن کو رمضان مین جماع کیا تہا لیکن ایک دوسری روایت مین مطلق ذکر افطار
کا آیا ہے نہ جماع کا واللہ اعلم بعض کے نزدیک جماع نسیان ملحق باکل و شرب
نسیان ہے والاول اولی روزہ کہانے پینے سے عمدا اور عمدا قے کرنے سے ٹوٹجاتا ہے
نہ قے کے خود بخود آنے سے اگر قے ہوگئی تو صائم پر اوسکی قضا نہین ہے اور اگر
عمدا قے کریگا تو روزہ قضا کرنا پڑیگا روزے مین مسواک کرنا سرمہ لگانا درست
ہے اسکو ترمذی وغیرہ نے عامر و انس سے رفعا روایت کیا ہے گرمی و پیاس
سے سر پر بحالت صوم مین پانی بہانا درست ہی خود حضرتؐ نے یہ کام کیا ہی
رواہ مالک و ابو داود ف جسنے رمضان مین ایک روزہ بہی بغیر رخصت و
مرض کے ترک کیا وہ اگر صوم دہر رکہے تب بہی قضا اوس روزے کی نہوگی رواہ
احمد والبخاری و اہل السنن عن ابی ہریرۃ و دوسرا لفظ انکا یہ ہے بہت سے روزہ دار
ہین جنکو اون کے روزے سے کچہ حاصل نہین ہوتا مگر پیاسا رہنا اور بہت سے
قائم ہین جنکو اون کے قیام سے کچہ نہین ہاتہ آتا مگر جاگنا رواہ الدارمی

ہم سے دل مردہ اگر انکو جاگی تو کیا ہوا چشم بیدار تو ہی پر دل بیدار نہین

پہر جو شخص کسی عذر شرعی سے روزہ افطار کری اوسپر قضا کرنا روزے کا واجب ہے جیسے مسافر و مریض اس قضا کا حکم خاص قرآن مین آیا ہے فمن کان منکم مریضا او علی سفر فعدۃ من ایام اخر اور حدیث مین حیض کو بہی عذر ٹہیرایا ہے یہی حکم نفاس کا بہی ہے افطار کرنا روزے کا واسطے مسافر و مانند مسافر کے رخصت ہے اور اگر تلف یا ضعف قتال سے ڈرے تو پہر عزیمت ہے اور میت پر اگر روزے رہگئے ہون تو اوسکی طرف سے اوس مردے کا ولی روزہ رکہے یہ اولی و افضل ہے یا اوسکی طرف سے ہر دن کے عوض ایک مسکین کو کہانا کہلا دے یہ بہی کافی ہوتا ہے رواہ الترمذی عن ابن عمر والصحیح انہ موقوف علیہ اور جو بوڑہا مرد یا زن ادائے قضا سے عاجز ہو وہ بہی عوض ہر دن کے ایک محتاج کو کہانا کہلا دے اوسپر کچہہ قضا نہین ہے اسی طرح دودہ پلانیوالی اور حاملہ روزہ نرکہین ہر دن کے عوض ایک مسکین کو کہانا دیوین ابن عباس نے یہ حکم تفسیر آیت مین بیان کیا تہا یہی ٹہیک ہے ف عائشہ کہتی ہین مجہپر رمضان کے روزے ہوتے مین اونکو قضا نکر سکتی مگر شعبان مین بسبب شغل کے متفق علیہ معلوم ہوا کہ جس سال کی قضا ہو اوسکو اوسی سال مین آخر سال تمام تک بجا لاوے زیادہ تاخیر نکرے حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے حلال نہین ہے کسی عورت کو کہ روزہ نفل رکہے

اور خاوند اوسکا موجود ہو مگر اوس کے اذن سے اور نہ کسیکے گہر مین آنی دی
مگر اوس کی اجازت سے رواہ مسلم

بیان روزہ نفل کا

۱- چہ روزی شوال کی مستحب ہین ہر نیکی دس گنی ہوتی ہے اس حساب سے گویا سال تمام کے روزے ہو گئے اگر متصل نہ رکہہ سکے تو تمام ماہ شوال مین پوری کرے ۲- نو دن مین ذیحجہ کے روزے رکہنے انمین زیادہ تر تاکید عرفے کے دن کی آئی ہے یہ روزہ عرفے کا دو سال کے گناہون کا کفارہ ہوتا ہے ایک سال گذشتہ دوسری سال آئندہ ۳- روزے عشرہ محرم کے مستحب ہین خصوصا عاشورا کی دن کہ اسکی بہت تاکید آئی ہے ایک سال کے گناہون کا کفارہ ہوتا ہے اسکے ساتہہ ایک دن اور ملالے یعنی نہم محرم ۴ شعبان مین جتنے روزے رکہے بہتر ہے حضرت اس ماہ مین کثرت سے روزہ رکہتے تہے ۵ پیر اور جمعرات کو روزہ رکہنا مستحب ہے حضرت ان دو دن مین قصد کرکے روزہ رکہتے اور فرماتے کہ مین پیر کے دن پیدا ہوا ہون اور اسی دن مجہپر وحی اوتری ہے ۶- ایام بیض کے روزے سنت ہین جو کوئی ہر مہینے مین تین روزی ۱۳-۱۴-۱۵ کو رکہتا ہے پہر رمضان کو رمضان تک پورا کرتا ہے تو گویا وسنے صوم دہر رکہا یہی آیا ہے کہ کبہی نبی روزے سنیچر اتوار پیر کو رکہتے اور کبہی منگل بدہ جمعرات کو ولکل وجهة هو موليها ف افضل تطوع

علیہم

یہی یہ ایک دن روزہ رکھے ایک دن افطار کری داود علیہ السلام اسطرح روزہ
رکھتے تھے حجۃ اللہ البالغہ میں کہا ہی کہ طریقہ انبیاء کا صوم میں مختلف تھا نوح علیہ السلام
صائم الدہر تھے عیسی علیہ السلام ایک دن روزہ رکھتے اور دو دن افطار کرتے
یا کئی دن تک ہماری حضرت کبھی لگاتار رکھتے یہاں تک کہ یہ گمان ہوتا کہ اب افطار
نہ کرینگے اور کبھی لگاتار افطار کرتے یہانتک کہ یہ کہا جاتا کہ اب روزہ نہ رکھینگے
لکن سوا رمضان کے کسی مہینے کے پورے روزے نہ رکھتے یہ اسلیے کہ روزہ تریاق
ہے اور استعمال تریاق کا بقدر مرض کی کیا جاتا ہے نوح علیہ السلام کا مزاج سخت تھا
اور داود علیہ السلام صاحب قوت و رزانت تھے لڑائی کے وقت نہ بھاگتے عیسی علیہ
السلام ضعیف البدن فارغ البال بی اہل و مال تھے اس لیے ہر ایک نے
اپنے حسب حال کو اختیار کیا ہماری حضرت اپنے مزاج کے شناسا تھے فوائد صوم
و افطار کے عارف تھے آپنے حسب مصلحت وقت جو چاہا اختیار کیا صوم
دہر مکروہ ہے حضرت نے فرمایا لا صام من صام الابد رواہ الشیخان عن ابن عمر
ابو موسی کا مرفوعا یہ ہے جسنے روزہ رکھا دہر کا تنگ کیجائیگی اوسپر جہنم اسطرح بہر
وعقد تسعین کیا رواہ ابن حبان بسند صحیح اسی طرح روزہ رکھنا تنہا دن جمعہ کو مکروہ
ہے اسی طرح تنہا دن سنیچر کو حدیث صماء میں اس سے نہی آئی ہے رواہ احمد وغیرہ
اسی طرح روزہ رکھنا دن دونوں عید کے حرام ہی اسکو شیخین نے ابو سعید سے مرفوعا
روایت کیا ہے اور مسلمانوں کا اسپر اجماع ہے اسی طرح صوم ایام تشریق

سے منع فرمایا ہے اسی طرح استقبال کرنا رمضان کا صوم یک دو یوم سے منع ہے

بیان اعتکاف کا

یہ عبادت ہر وقت مسجدون مین مشروع ہے اسمین رغبت دلائی ہے کوئی دلیل وقت معین کے ساتھ مختص ہونے پر نہین آئی ہے ہان رمضان مین اعتکاف کرنا موکدتر ہے خصوصا عشرۂ اخیرہ مین جب معتکف ہو تو عمل صالح مین خوب سی کوشش و محنت کرے دن کو تلاوت و ذکر مین کاٹے رات کو جاگے تہجد پڑھے شبہای قدر مین قیام کرے اس سے اگلے گناہ بخش دیے جاتے ہین تعیین شب قدر مین چالیس قول سے زیادہ آئے ہین یہ رات کچھ خاص ساتھ رمضان کے نہین ہے سال تمام مین چلتی پھرتی رہتی ہے جس سال قرآن اوترا تھا اوس سال مین آ ماہ تھا یہ رات رمضان ہی مین آ پڑی تھی لکن رمضان مظنۂ غالب ہے شبہای طاق مین ہوا کرتی ہے ۲۱-۲۳-۲۵-۲۷- یہ تاریخ اغلب تر ہے معتکف کسی کام کو باہر نہ آئے مگر پاخانہ پیشاب کو اس سے اعتکاف اوسکا فاسد نہوگا ہان کھانے پینے کے لیے نہ نکلے معتکف کو سر دھونا کنگھی کرنا بخور لینا درست ہے عیادت بیمار و نماز جنازہ کے لیے بھی نہ نکلے راہ چلتے بیمار کو پوچھ لے واللہ اعلم تمام ہوا یہ رسالہ دن دوشنبہ کے ششم جمادی الآخرہ سنہ ۱۳۱۱ ہجری کو ایک پاس روز مین والحمد للہ اولاً و آخراً